(۳) المحاضرات فی تفسیر القرآن

آیت اللہ سید اسماعیل صدر

قرآن کریم کا ظاہر پُرکشش و زیبا اور باطن گہرا اور بے انتہا ہے۔ پوری انسانی تاریخ میں جتنی توجہ اس کتابِ مقدس کی طرف دی گئی ہے اور جس قدر تحقیق اس کتاب میں کی گئی ہے کسی اور کتاب میں نہیں کی گئی۔ قرآن کریم سے متعلق تحریر شدہ کتب اور تالیفات کی تعداد بے شمار ہے۔ بعض اس قدر گہرے مطالب کی حامل ہیں کہ وہ تاریخ میں زندہ و جاوید ہوگئی ہیں۔

المحاضرات فی تفسیر القرآن کریم، جس کے مؤلف آیت اللہ سید اسماعیل صدر ہیں، انداز تالیف، مؤلف کی شخصیت اور خاص امتیازات کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

مؤلف کا تعارف

اس تفسیر کے مؤلف مرحوم سید اسماعیل صدر، آیت اللہ شہید باقر الصدر کے بڑے بھائی ہیں آپ نے سن ۱۳۴۰ھ میں شہر مقدس کاظمین میں ایک ایسے خاندان میں آنکھ کھولی جو علم و فقاہت اور مرجعیت میں شہرت رکھتا تھا انہوں نے ۱۳۶۵ھ میں تحصیل علم کے لیے نجف اشرف کی طرف سفر اختیار کیا۔

سید محسن الحکیم، سید عبدالہادی شیرازی اور سید ابوالقاسم الخوئی جیسے مراجع عظام سے کسبِ فیض حاصل کیا اور اجتہاد و فقاہت کے مقام پر فائز ہوئے۔

آیت اللہ اسماعیل صدر کا ایک افتخار یہ بھی ہے کہ آپ نے نابغہ روزگار شخصیت آیت اللہ محمد باقر الصدر شہید کی فکری و معنوی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔

علم اور عمل کے زیور سے آراستہ ہو کر مومنین کی دعوت اور اصرار پر مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے اپنے آبائی شہر کاظمین چلے گئے۔ وہاں انہوں نے عوام کی فکری اور دینی رہبری کو اپنے ذمے لیا۔ آپ الحادی اور غیر اسلامی افکار کے مقابلے میں ایک محکم ڈھال تھے۔

آپ کی تالیفات

آپ نے علم اصول، فقہ، رجال اور تفسیر کے موضوع پر بہت ساری تحریریں یادگار چھوڑی ہیں ان میں سے دو کتابیں چھپ چکی ہیں۔

۱ کتاب ''التشریح الجنائی'' پر تعلیقہ

اس کے مصنف عبدالقادر عودہ ہیں یہ کتاب اہل سنت کے چار فقہی مسالک پر مبنی ہے اس میں قضاوت کے احکامات پر بحث ہوئی ہے۔ نیز عصر حاضر کے عالمی قوانین کے ساتھ مقایسہ بھی کیا ہے۔ مرحوم صدر نے اس میں شیعہ امامیہ کی آراء کا اضافہ کر کے مفکرین و دانشمند حضرات کے لیے مذہب شیعہ کو سمجھنے کی راہ ہموار کر دی ہے۔

۲ ''محاضرات در تفسیر قرآن'' (یہاں پر اس کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے)

یہ تفسیر کم نظیر خصوصیات کی حامل ہے۔ مگر افسوس کہ یہ نامکمل ہے۔ ابھی جو ہمارے اختیار میں ہے وہ ایک جلدی ہے۔ اس میں ایک مقدمہ سورہ حمد کی تفسیر اور سورہ بقرہ کی پہلی چند آیات شامل ہیں۔ یہ تفسیر مؤلف کی وفات کے بعد عراق میں چھپی اس میں بہت ساری غلطیاں تھیں اور چھپائی کا معیار بھی بہتر نہ تھا۔ بعد میں مرحوم صدر کے ایک شاگرد جناب سامی خفاجی نے اس کتاب میں فنی اصطلاحات کیں۔ محقق خفاجی نے اس پر ایک عالمانہ مقدمہ لکھا اس میں منابعہ اقوال، آیات اور روایات کا استخراج کیا اور علامت گزاری و آرائش کے ذریعے اس کتاب کے صوری و معنوی حسن کو دوبالا کیا۔

خصوصیات

۱ تفسیری انداز۔ مؤلف نے تفسیر قرآن کے روایتی طریقوں کی تعریف بیان کی ہے۔ البتہ ''تفسیر قرآن باقرآن'' کو مناسب ترین طریقے سمجھتے ہیں اور اسی کو انتخاب کرتے ہیں۔

"وعمدتها تفسير القرآن بالقرآن الذی سيكون هو محط نظری فی هذا التفسير"

مؤلف سائنسی طریقہ تفسیر اور مغربی یا فلسفی انداز تفسیر کی شدت سے مخالفت کرتا ہے۔

۲ مؤلف اکثر مفسرین کی طرح ہر سورت کو ایک ''واحد'' کی طرح جانتے ہیں جو ضمناً دیگر آیات اور سورتوں سے ارتباط رکھتے ہوئے ایک اساسی اور کلی ہدف و مقصد اور خاص پیغام کو بیان کرتی ہے اور سورت کی تمام آیات ایک ہی روح کو اپنے اندر لیے ہوئے ہوتی ہے اور اس طرح کی وضاحت اور اس کے پیغام اور ہدف کے نتائج کو بیان کرتی ہیں۔ ہر سورت کے بنیادی نقطہ کی دریافت آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے پاک دل، زبانِ وحی سے آشنا روح اور قرآن سے مانوس دل کی ضرورت ہے۔ مرحوم صدر نے اس حقیقت کو محسوس کیا ہے اور اس کو کشف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سورہ حمد اور سورہ بقرہ کے آغاز میں ہر ایک کے کلی ہدف کو بیان کیا ہے۔

۳ تفسیر شریف کی خاص خصوصیات میں سے چند یہ ہیں۔ اس میں اصول دین اور اعتقادات مبدأ و معاد

انسان کی شناخت اور عالم برزخ کا ذکر ہے۔ اعتقادی مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔ ان سب کو برہان و استدلال سے ثابت کیا ہے۔ مقدمہ تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"ثم ان عمده مانهتم به فی هذا التفسیر هو بیان اصول الدین و ما یتصل به الانسان و خلقته و معرفة حقیقته و احوال المعاد"

اس کلام میں اصول دین کا ذکر مبدأ و معاد اور انسان کی شناخت کو سب سے بہترین مباحث قرار دیتے ہیں کیونکہ مؤلف کے نزدیک اگر دینی اعتقادات محکم نہ ہوں تو انسان مخالف کے ایک ہلکے سے شبہ سے ہی متزلزل ہو ہو جاتا ہے۔

۴ مؤلف نے ہر آیت کی تفسیر میں علمی و فنی بحثوں کے بعد ''آیت سے حاصل شدہ نتائج'' کا بھی ذکر کیا ہے قاری کے لیے یہ بات بہت خوش آئند ہوتی ہے کہ وہ آیت کے لیے حاصل ہونے والے نتائج نصائح اور مواعظ کی طرف توجہ دے۔

مؤلف ہر آیت میں انسان کی عملی زندگی پر مؤثر نکات کا بھی ذکر کرتے ہیں اسی طرح قاری پر ایک روحانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

۵ اس تفسیر میں بہت سارے موضوعات اور مطالب مستقل اور موضوعاتی شکل میں بیان کیے گئے ہیں اور ان کا عالمانہ انداز میں تجزیہ و تحلیل بھی کیا گیا ہے۔ بعض موضوعات درج ذیل ہیں۔

الف بسم الله الرحمن الرحیم سے متعلق بحث کی یہ ہر سورت کا جزو ہے۔ یا صرف حمد کا جزو ہے۔ یہ ایک مستقل آیت ہے ہر قول کا منبع اور دلیل بیان کی گئی ہے۔ شیعہ عقیدہ کہ ''بسم اللہ'' ہر سورت کا جزو ہے کو بیان کر کے ثابت بھی کیا ہے۔ نیز متعلق ''بسم اللہ'' پر بحث بھی کی گئی ہے۔

ب لفظ جلالہ "الله" کا معنی اور حقیقت بیان کی ہے۔

ج "رحمن اور رحیم" کا معنی اور ان کا باہمی فرق۔

د "مالك یوم الدین" میں قرأت کا بیان۔

ہ ''حمد''، عبادت، سجدہ'' اور ہدایت و ضلالت کے معانی کا بیان۔

و سورتوں کے اول میں ''حروف مقطعات'' کے بارے میں بحث۔

ز "یومنون بالغیب" کی تفسیر کرتے وقت دیگر مطالب کی نسبت حضرت مہدیؑ کے متعلق زیادہ بحث کی گئی ہے۔ حضرت مہدیؑ سے متعلق دلائل قرآن، عقل، روایات شیعہ، اہل سنت کی متواتر روایات، (۲٦١٨) اور اہل سنت دانشوروں کی کتب سے بیان کیے گئے ہیں۔ زمانِ غیبت میں شیعوں کی ذمہ داریوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆